یہ اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو شائع ہوتا
ہے۔ قیمت اسکی پیشگی ہر خاص
و عام سے بلا محصول ۳ اور
مع محصول ۳/۴ سالانہ مقرر ہے
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا
جاتا ہے بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

اخبار نور افشاں لودیانہ

بلا درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا۔ جن خریداروں
کو یہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ کریں
مضامین مفید عام مفت شائع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲ ؍

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۱ — مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۸۸۷ء

سننے میں آیا کہ امرتسر میں ہوتی پوجا پر دیانندیوں اور ہندوؤں میں سخت مباحثہ ہوا جس پر ایک سادھو نے اپنی زبان کاٹ کر دیوی کی نذر کی جو چوتھے دن عجیب طرح درست ہو گئی۔ دیوی کی اس کرامت کا بہت شہرہ ہوا۔ اور ہندوؤں نے اس خوشی میں قریباً ۲۵ ہزار روپیہ صرف کیا۔ بعض اخبارات نے بھی اسکی صداقت پر شہادت دی۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ آریوں کی خوب مرمت کی گئی اور گت بنائی گئی +

امرتسر میں جا کر ہمنے بھی دریافت کیا۔ مگر کوئی ایسا شخص نہ ملا۔ جو چشم دید بیان کر سکتا۔ ہر ایک شخص جس سے ہم نے پوچھا وہ یہی کہتا تھا کہ کٹی ہوئی زبان تو نہیں دیکھی البتہ لگی ہوئی دیکھی ہے عجیب ماجرا ہے جب خاص ہو تو کرامت پر اسکا یہ حال ہے تو پھر اسکی صداقت کا اعتبار کیونکر ہو سکتا ہے یہہ وہی بات معلوم ہوتی ہے کہ پیراں نمے پرند مریداں می پرانند۔ سوائے مذہب کے کوئی اور بات ظاہر نہیں ہوتی چنانچہ جناب ضلع امرتسر سے ایک نامہ صاحب سب پوسٹماسٹر نے ذیل کی تحریر ارسال کر کے ہمیں بھیجی ہے

ڈیر ایڈیٹر سلام۔ پچھلے ہفتہ امرتسر میں ایک برہمن نے دیوی کے مندر پر اپنی زبان کاٹ ڈالی جس پر بہت بڑا ہجوم فراہم ہوا۔ اور بطور خیرات بہت شیرینی وغیرہ تقسیم کیا گیا۔ تمام لوگ اسکو معجزہ اور دیوی کی برکت خیال کرتے ہیں تحقیق سے جسقدر معلوم ہوا وہ یہہ ہے کہ جسقدر زبان کاٹی گئی تھی۔ درازی میں اسقدر نہیں ہے۔ اب زبان اسقدر چھوٹی ہے۔ کہ بولنے میں لکنت ہے منہہ سے باہر نہیں آ سکتی۔ حتّی کہ تالو سے نہیں لگ سکتی۔ اب فرمائے اسمیں معجزہ کی کونسی بات ہے۔ ہاں البتہ اگر زبان بدستور سابق پیدا ہو جاتی۔ تو کسقدر تعجب تھا۔ انگریزوں میں بھی سر کٹے کا تماشا مشہور ہے۔ اور اکثر جادوگر عجیب و غریب تماشا کیا کرتے ہیں کیا ایسے ہی عجوبات کو معجزہ کہتے ہیں جہالت کا زمانہ نہیں ہے۔ اب ایسی باتوں سے قوم کو ٹھٹھوں میں اڑانا ہے۔ مسمریزم میں کیا کم عجوبات ہیں۔ خدا ہمارے بھائیوں کو راہ راست پر لاوے۔ راقم آتما رام

بیشک روشنی کا زمانہ ہے کوئی ان لغو ایسی ہوائی باتوں پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ مسمریزم میں ہمنے بچشم خود بہت عجوبات دیکھے۔ اور جہالت کے ایام میں خود اسکے قائل تھے۔ سپرچل ازم کے عجوبات بھی کچھ کم تعجب انگیز نہیں ہوتے۔ سرپا یندر کی حقیقت بھی عجیب ہے۔ تو کیا انکو بھی معجزہ کہا جاوے۔ یہہ تو دھوکے بازیاں ہیں مذکورہ واقع کا اول تو ہمیں کچھ یقین نہیں۔ اور اگر کچھ ہے تو صرف دیانتیوں کو زک دینے کے لئے ایک ظاہر فریب اور دھوکا ہے۔

معجزہ اس صورت میں ہوتا ہے جیسا خداوند مسیح نے لعذر کے چار دن کے مردے کی قبر پر کھڑے ہو کے کہا کہ۔ اے لعذر باہر نکل آ۔ اور وہ مردہ زندہ ہو گیا۔ زبان کاٹنے کے بدلے اگر چلتی بیل کھڑی کر دیتے تو ہم جانتے ... یقیناً یہہ دھوکا ہے +

مذکورہ واقع کی نسبت کوہ نور کا کارسپانڈنٹ ۱۰ اکتوبر کے پرچہ میں تحریر کرتا ہے کہ محمود غزنوی نے بارہ حملے ہندوستان پر کئے تھے جنمیں ملک کو تباہ اور ویران کر کے یہاں کی دولت و مال سے غزنی کو مالا مال کر دیا تھا۔ اور دیوی دواروں اور ٹھاکر دواروں کو گرا کر پامال کر دیا تھا۔ اور دیوی کی مورتوں اور ٹھاکروں کی مورتوں کی دو مٹی پلید کی تھی جسکی بابت کل حالات تواریخ ہندوستان کے صفحے الٹ پلٹ کرنے سے مل سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اسقدر دیوی کے بھگتوں کے موجود ہوتے اسوقت ذرا بھی شکتی نمودار نہیں ہوئی تھی۔ سومنات کے مندر میں .... کہاں تھے اُس دن معجزے اور کہاں تھی وہ شکتی اور کہاں تھی وہ دیوی جو آج زبان لگانے کی طاقت رکھتی ہے کیا اُس وقت اسکو اپنے بھگتوں کی پکار سنائی نہیں دیتی تھی۔ وغیرہ وغیرہ +

(شائد اسوقت بہری تھی)

بھولا نہ جانئے جو شام کو گھر آجائے

اور

نصرت دہلی و نور افشاں

ناظرین نور افشاں پر واضح و لائح ہو کہ ۲۲ ستمبر کے پرچہ میں ایک مضمون امام فن مناظرہ اہل کتاب کی نسبت شائع ہوا تھا جسکے جواب میں اخبار نصرت دہلی نے ایک لمبا چوڑا آرٹیکل یکم اکتوبر کے پرچہ میں درج فرمایا ہم صاحب نصرت کے بہت شکرگذار ہیں کہ آپ نے ہم کو یاد فرمایا لیکن افسوس ہے کہ بعض امور میں وہ زبردستی کرتے ہیں۔ خیر ع

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

ہم اسکے جواب میں خود بہت کچھ کہنا نہیں چاہتے چند سطریں اُنکے جواب میں اپنی طرف سے عرض کرتے ہیں +

قولہ جسنے یہہ مضمون چھاپنے کے واسطے دہلی سے لودیانہ بھیجا دہلی میں اُس سے کوئی ناواقف نہیں ہے۔

اقول اس ناواقفی پر بھی تعجب ہے کہ آپ ناواقفی کا اظہار کرتے ہیں جب آپکو ایسے پختہ طور پر معلوم ہے کہ دہلی میں اُس سے کوئی ناواقف نہیں تو پھر ہم سے کیوں دریافت کرتے ہیں۔ استفسار تو صرف ناواقفی کے لئے ہوتا تھا۔ اسپر ہمارا یہہ کہنا بیجا نہوگا چو دانی و پرسی سوالت خطاست۔

قولہ پس اگر وہ عیسائی ہے تو اپنے ہم مذہبوں سے نام چھپانے اور رجال کا پردہ رکھنے کی کیا حاجت تھی۔

اقول کیا آپکے اخبار کے ہر ایک کارسپانڈنٹ کا سچا نام ہوتا ہے۔ اخبارات میں یہہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ بعض فرضی بعض اصلی بعض مختصر طور پر راقمان کے نام ہوتے ہیں لیکن ہمارے مضمون کے راقم پر آپکو پورا شک ہے کہ وہ عیسائی نہیں۔ یہہ ہم بھی نہیں جانتے کہ وہ عیسائی ہے یا محمدی یا کوئی اور۔ مگر صرف اتنا کہ بیشتر شرع کے متعلق ہونے کے باعث ہمنے ضرور صحیح سمجھا اور اُس مضمون کو بخیر بلحاظ شان معتبر سمجھا۔ ورنہ اسکے اعتبار کے لئے ہمارے پاس اور کوئی ثبوت نہ تھا علاوہ اسکے ہمنے اُس مضمون کی کوئی اصلیت جو کسرشان امام فن مناظرہ اہل کتاب ہو نہیں معلوم کی مضمون صاف بحوالہ کتاب بقید صفحہ دیکھکر ہمنے یقین کیا کہ ضرور قابل اعتبار ہے ہمنے عیسائیوں کے لئے بلکہ اُن محمدیوں کے لئے جو کہ اکثر اپنی کتب سے ناواقف ہوکر جاہلانہ طور پر انجیل و توریت پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ یہہ اصلی انجیل نہیں ہے" وہ مضمون شائع کر دیا۔

قولہ مگر مصنف تفسیر حقانی کو دہلی میں اُس شکریہ (مراد مضمون مندرجہ نور افشاں ۲۲ ستمبر) کے چھاپنے سے چند ہفتہ پیشتر سے خبر تھی۔

اقول اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مضمون مندرجہ نور افشاں مصنف تفسیر حقانی کی صلاح و مشورہ سے لکھا گیا۔ اور اُنکے ساتھ آشنا ہو سنی سنائی بات سے آپ بھی اُس مضمون سے آگاہ تھے افسوس کہ آپنے ہمکو اطلاع نہ دی۔ نہ صرف ہم سے مخفی رکھا۔ بلکہ اُلٹا بطور تجاہل عارفانہ ہم سے دریافت فرماتے ہیں۔

اگر آپ کو اس بات کا کامل یقین ہے۔ تو ہم پر ناراضگی بیجا ہے آپ مصنف تفسیر حقانی پر جو چاہیں فتویٰ دیویں لیکن اسکے ساتھ یہہ بھی ہم کہے دیتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں آپکی زبردستی ہوگی کیونکہ راقم مضمون نے جیسا سمجھا ویسا لکھ دیا۔ نہ تو وہ تعصب سے [illegible] لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے کیونکہ توریت جاوید کی عبارت ہی ایسی ہے بلکہ غلطی بھی ہے جو صرف سمجھ کی ہے تو کفر کا فتویٰ لگانا بہت ناواجب ہے۔ پھر اس حالت میں جبکہ آپ اُس کو ایک مسلمان کی تحریر سمجھتے ہیں۔

قولہ سچ ہے یہہ کہ عیسائی علما توریت کو بہرحال معتبر جانتے ہیں خواہ کوئی مسلمان اُسکی تصدیق کرے یا نکرے۔ لیکن کیا سبب ہے کہ اخبار نور افشاں میں مصنف تفسیر حقانی کا شکریہ نہ ادا کیا گیا۔

اقول۔ ایسے شکریہ کی ہمیں ضرورت نہیں معلوم ہوتی اور نہ ہمیں امام فن مناظرہ کے شکریہ کی حاجت ہے۔ یہہ جو کچھ ہوا۔ راقم مضمون نے کیا ہم نے شکریہ کی غرض سے درج اخبار نہیں کیا۔ صرف جاہل محمدیوں کو آگاہ کرنے کی خاطر جسکا اوپر ذکر ہوا۔

بجواب آپکی چوتھی پانچویں اور چھٹی بات کے ہم ذیل میں توریت جاوید کے اُن صفحوں کی عبارت بجنسہ درج کرتے ہیں۔ اور اسکا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

ساتویں بات کی بابت یا امام صاحب جانیں یا راقم مضمون۔ اگر وہ بھی لاعلمی ظاہر کریں تو پھر آپ جانیں ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ اور نہ ہم کسی کے ذمہ وار ہیں دروغ برگردن راوی۔

قولہ کیا وہ (یعنے عیسائی) توریت کا ثبوت ذلک الکتاب پر منحصر جانتے ہیں۔

اقول۔ بالکل نہیں۔ اِن باتوں کو جب ثبوت کتب ربانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ تو صرف آپ صاحبوں کی خاطر۔ ورنہ ہم تو ایسے ثبوت کی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم تو قرآن کو خدا کا کلام نہیں سمجھتے لیکن صرف آپکو جتلاتے ہیں کہ جس کتاب کو آپ الہامی سمجھتے ہیں وہ بھی انجیل توریت کو الہامی کہتی ہے۔ اور بیشک امام صاحب نے دوسرے تفسیر حقانی کے صفحہ ۵ کے حاشیہ پر اس بات کو مان لیا ہے۔ آپ بیفائدہ تاویلیں نہ کریں ہم مکرر وہ عبارت درج کرتے ہیں۔ جو بجنسہ یہہ ہے۔

"توریت کے معنے شریعت اور اس سے مراد وہی پانچ کتابیں استثنا تک جو حضرت موسیٰ کی کہلاتی ہیں مگر سوائے انجیل اور زبور کے اور سب کتب عہد عتیق بھی محاورہ میں توریت کہلاتی ہیں۔"

باقی کل مضمون میں صاحب نصرت نے اسی بات پر زور دیا ہے اور طرح طرح کے دلائل سے اس بات کو ثابت کرنا چاہا ہے اور اپنی دانست میں کر لیا ہے کہ نور افشاں کے مضمون کا راقم عیسائی نہیں ہے کوئی محمدی ہے۔ چنانچہ آپنے سو دو ایک دلیلیں یہہ ہیں کہ صاحب مضمون نے توریت کے بجائے تورات لکھا ہے۔ اور یہہ عیسائیوں کا محاورہ نہیں۔ اور کہیں امام بڑی عزت سے لکھا ہے عیسائی ایسا نہیں کرتے محمد ابو المنصور نور افشاں میں ۲۰ دفعہ چھپ چکا ہے۔ اور راقم مضمون نے منصور علی لکھا ہے۔ اسلئے یہہ مضمون عیسائی کا نہیں۔ اب ہم توریت جاوید کی عبارت صفحہ ۵۰ سے ۶۰ کے آخر تک ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین خود اسکا فیصلہ کرینگے۔ ہم اس جھگڑے کو طول دینا نہیں چاہتے یہہ بھی واضح ہو کہ نور افشاں کے مضمون سے امام صاحب کا عیسائی ہونا کسیطرح ثابت نہیں جیسا بعض گمان کرتے ہیں۔ ہاں البتہ وہ ایکدفعہ عیسائی ہوئے تھے۔ مگر اب وہ پکے محمدی ہیں اور خدا کی بادشاہت سے بہت دور ہیں۔ خدا اُن پر فضل کرے۔ کہ وہ پھر مسیح کو اپنا منجی سمجھیں ؛

وہ عبارت یہہ ہے

اب علماء اسلام کی رائے توریت وغیرہ پر

(۱) امام محمد اسمعیل بخاری نے تحریف کی تفسیر یوں کی ہے کہ تحریف کے معنے ہیں بگاڑ دینے کے اور کوئی شخص نہیں ہے جو بگاڑے اللہ کی کتابوں سے لفظ کسی کتاب کا مگر یہودی اور عیسائی خدا کی کتاب کو اُسکے اصلی اور سچے معنوں سے پھیر کر تحریف کرتے تھے انتہٰی یہہ قول اخیر صحیح بخاری میں ہے +

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب فوز الکبیر میں لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک تحقیق یہی ہے کہ اہلکتاب توریت وغیرہ کتب مقدسہ کے ترجمہ میں (یعنے تفسیر میں) تحریف کرتے تھے نہ یہہ کہ اصل توریت میں اور یہہ قول ابن عباس کا ہے انتہٰی +

(۳) امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں سورہ مایدہ آیت ۱۴ کی تفسیر کرتے ہیں کہ تحریف سے یا تو غلط تاویل مراد ہے یا لفظ کا بدلنا مراد ہے اور بعضے اوپر بیان کیا کہ پہلی مراد بہتر ہے کیونکہ کتاب بار بار نقل ہو چکی اوسمیں تغیر لفظ کا نہیں ہو سکتا انتہٰی +

(۴) تفسیر دُر منثور میں ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے وہب ابن منبہ سے روایت کی ہے کہ توریت و انجیل جسطرح کہ اُن دونوں کو اللہ نے اُتارا تھا اسیطرح ہیں اُن میں کوئی حرف بدلا نہیں گیا لیکن یہودی بہکاتے تھے لوگوں کو معنوں کے بدلنے اور غلط تاویل کرنے سے اور حالانکہ کتابیں تھیں وہ جنکو انہوں نے اپنے آپ لکھا تھا اور کہتے تھے کہ وہ اللہ کیطرف سے ہیں ورحالیکہ اللہ کیطرف نہ تھیں مگر جو اللہ کیطرف سے کتابیں تھیں وہ محفوظ تھیں اُنہیں کچھ بدلنا نہیں ہوا تھا انتہٰی +

سورہ بقر رکوع ۹ میں جو یہہ آیت ہے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ یعنے پس وائے برحال اُن لوگوں کے جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھوں سے پھر کہتے ہیں کہ یہہ اللہ کے پاس سے ہے انتہٰی بیضاوی میں ہے وَلَعَلَّهُ اراد بہا ما کتبوہ من التاویلات الزائغۃ یعنے اور اس سے شاید وہ مراد ہو جو تاویلات یعنے تفسیریں اُنہوں نے (یعنے یہودیوں نے) سزائے زنا کی بابت لکھیں انتہٰی اسکے سوا ایسی کتاب کو محرف نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ تو سرے ہی سے جھوٹھی کتاب ہے اُسے تحریف سے کیا علاقہ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہہ علماء اسلام کا حسن عقیدت نسبت توریت و انجیل کے ہے ورنہ تحریف لفظی بلکہ اکثر تبدیل کی اُنتیں جنکی بہ نسبت کتابوں میں پائی جاتی معتبر علماء اہلکتاب کے اقوال سے بصحت تمام ثابت ہے جیسا کہ تیسرے اور چوتھے کلیسا میں مرقوم ہوگا باوجود اسکے مسلمانوں کو توریت و انجیل سے واقف ہونا تاکہ اہلکتاب سے مناظرہ کر سکیں اور اُن کتابوں کی عظمت سمجھنا تاکہ ایمان جاننا ہے ضرور ہے اور خاصکر اس واسطے کہ ہمارے پیغمبر صلعم کی پیشتر سے خبر دینے والے خدا پرستوں میں یہی کتابیں ہیں اسلئے میں نے یہہ سب وجوہ عظمت توریت و انجیل ابتک بیان کر دی خدا میری بھول چوک کو معاف فرمائے اسکے سوا علماء اسلام اگر توریت وغیرہ کو محرف کہیں تو اسکا انصاف کب قبول کریں جب تک نصرانی علماء معتبر توریت و انجیل کے تحریف کا اقرار نہ کریں پس یہی اقرار لوح ثانی میں شروع سے موجود ہے اسجگہ میں نے یہہ سب قول مفسرین وغیرہ اُن مسلمانوں کی ترغیب کے واسطے نقل کئے جو سمجھتے ہیں کہ توریت و انجیل کو آنکھ سے بھی نہ دیکھنا چاہئے اگرچہ الف لیلہ وغیرہ پڑھنا جائز نہیں ہے نعوذ باللہ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ الخ جو لوگ کہ دی ہمنے اُنکو کتاب پڑھتے ہیں اُسکو حق پڑھنے اُسکے کا یہہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اسکے اور جو کوئی کفر کرے ساتھ اُسکے پس یہہ لوگ وہی ہیں زیاں پانے والے سورہ بقر رکوع ۱۴ +

اب مثال کے لئے دو ایک مقام اور بیان کردوں جس سے معلوم ہوگا کہ اہل اسلام کو یہود و نصاریٰ اور دنیا کی سب قوموں سے بحث و مناظرہ کرنا مقتضائے حمیت اسلام ہے بلکہ خدا ہی نے مسلمانوں کو مناظرہ کا طرز تعلیم کیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے عقاید کی تردید اور آنکے کتابوں کی مضامین سکھلائے چنانچہ قال اللہ تعالیٰ جلشانہ ... إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۔ بالتحقیق یہی ہے پہلی کتابوں میں کتابوں میں ابراہیم و موسیٰ کے اب اگر کوئی توریت سے ناواقف ہو تو کیسے کہہ سکے کہ صحف ابراہیم و موسے میں یہی تعلیمیں نجات اور آخرت وغیرہ کی مرقوم ہیں جو قرآن مجید میں ہیں (سورہ اعلےٰ) اسلئے اپنے دعوے کے اعتبار کی غرض سے مسلمانوں کو توریت و انجیل سے واقف ہونا چاہئے وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ اور بالتحقیق یہہ اُتارا ہے رب العالمین سے اوتارا روح الامین نے اُسے تیرے دلپر تاکہ تو بھی ایک ڈرانے والا ہو صاف زبان عربی میں اور بالتحقیق یہہ ہے پہلوں کے صحیفوں میں اور کیا اُنکے واسطے یہہ نشانی نہیں ہوئی کہ بنی اسرائیل کے علماء اُسے جانتے ہیں (سورہ شعرا) اب اگر پہلوں کے صحیفوں سے ہم واقف نہوں تو کسطرح یہود و نصاریٰ سے کہہ سکیں کہ یہہ پہلوں کے صحیفوں میں ہے اسکی تفسیر میں بیضاوی نے لکھا ہے کہ اُسکا ذکر یا اسکے معنے کتب متقدمین میں مرقوم ہیں اور کتب کو تو سب جانتے ہیں کہ توریت و انجیل ہے چنانچہ کشاف میں صاف لکھا ہے کالتوراۃ والانجیل إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۝ بالتحقیق جو لوگ چھپاتے ہیں اُن صاف باتوں اور ہدایتوں کو جو ہمنے نازل کیں بعد اسکے کہ ہم کتاب میں ظاہر کر چکے اُن لوگوں کے واسطے انہیں لعنت کریگا اللہ اور لعنت کرینگے لعنت کرنے والے (سورہ بقر) اس آیت کا شان نزول ابن اسحاق نے روایت سے سیرت ہشامی میں اسطرح ہے کہ معاذ ابن جبل اور سعد ابن معاذ اور خارجہ ابن زید نے بعضے یہودی عالموں سے توریت کی کسی بات کا استفسار کیا لیکن یہود اُسکو اُن سے چھپا گئے اور بتلانے سے انکار کیا پس اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ چھپاتے ہیں الخ اور تفسیر حسینی میں ہے ان الذین بدرستی کہ آنانکہ از علماء یہود کہ بحسد پنہاں می پوشند ما انزلنا آنچہ فرو فرستادیم من البینات از سخنان روشن در توریت والہدے و راہ نمودنی

یعنے ہدایت من بعد بنیاہ از پس آنکہ بیان کردہ ایم ان ہدے للناس برائے بنی اسرائیل فے الکتاب ور توریت یعنے ما آشکارا ساختیم وایشان مخفی گردانید۔ اب دیکھئے کہ مسلمانوں سے یہودیوں نے توریت کو چھپایا تو یہہ بات خدا کو ایسی ناپسند معلوم ہوئی کہ اس شدت کیساتھ اُنپر لعنت کی یہاں سے ظاہر ہو کہ خدا کو توریت سے مسلمانوں کو واقف کرنا کسقدر منظور تھا کہ اسے چھپانے کے سبب یہودیوں پر ایسی سخت لعنت فرمائی اور پھر اسی سورہ میں حقتعالے فرماتا ہو اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ یہاں بھی یہودیوں کو وہی الزم دیا گیا ہو کہ اُنہوں نے غرض دنیاوی کیواسطے اُن شہادتوں کو جو توریت میں دین اسلام اور حضرت رسول اللہ صلعم کی بابت تہیں ظاہر نکیا ہیں اگر مسلمان توریت کے اُن مضمونوں سے واقف ہو جاتے تو یہودیوں کے چھپانے سے پھر نقصان کیا تھا مگر چونکہ اُس زمانہ میں توریت عربی زبانمیں ترجمہ ہوئی تھی (دیکھو تواریخ ابو الفا جو ساتویں صدی ہجری میں تھا) اس سبب سے ان باتوں کا اعلان صرف یہودیوں پر ہی منحصر تھا اور جبکہ وہ ایسی باتوں کو چھپاتے تھے تو اللہ جلشانہ نے اُنکی اس حرکت سے سخت ناراض ہو کر فرمایا کہ اُولٰٓئِکَ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ لَا یُزَکِّیۡہِمۡ ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ یعنے وہ آگ کہا دینگے اپنے پیٹ میں اور خدا اُنسے بات نکریگا قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اُن کو اُنکے واسطے ہوگا سخت عذاب وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَکۡتُمُوۡنَہٗ ۫ فَنَبَذُوۡہُ وَرَآءَ ظُہُوۡرِہِمۡ اور جب خدا نے اقرار لیا اُن لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ اُسکو بیان کریں بنی آدم سے اور نہ چھپاویں پس اُنہوں نے پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے (آل عمران) یہاں بھی وہی الزام ہو جو قرآن میں بار بار توریت وغیرہ کے مضامین چھپانے پر یہود کو دیا گیا لیکن اگر توریت کے مضامین اُسوقت میں مسلمانوں میں مشتہر ہو گئے ہوتے تو پھر یہودیوں کے چھپانے کی شکایت کیا تھی اور اسلام کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور کسی تدبیر کی حاجت کیا ہوتی کیونکہ حضرت موسیٰ نے توریت میں بنی اسرائیل سے صاف فرمایا تھا کہ ایک نبی میری مانند ہوگا تم اُسکی سنیو لیکن اب وہ دن آیا ہو کہ کتابوں کی کثرت اور ہر زبان میں توریت ترجمہ ہو جانے کے سبب اسلام کی فضیلت اور حضرت رسول اللہ صلعم کی خبر توریت و انجیل سے ایسے واضح اور صاف بیان ہوئی ہو جو اس سے پیشتر کبھی نہوئی تھی غرض اسیطرح الزام توریت چھپانے کی بابت یہودیوں کو بار بار دیا گیا ہو دیکھو سورہ انعام وغیرہ وَ سۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ یعنے پوچھ اُن رسولوں سے جنہیں ہمنے تجھسے پہلے بھیجا (زخرف) پوچھ اُن رسولوں سے یعنے اُن کی اُمت سے بیضاوی میں لکھا ہو اُنکی اُمت اور اُنکے علماء دین سے اور کشاف میں ہو کہ یہود و نصارے کی اُمت سے اب خیال کیجئے کہ اُنسے پوچھنا از روئے توریت و انجیل ہی تھا یا کچھ اُنکی بنائی ہوئی باتوں سے غرض تھی فَاِنۡ کُنۡتَ فِیۡ شَکٍّ مِّمَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ فَسۡـَٔلِ الَّذِیۡنَ یَقۡرَءُوۡنَ الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکَ یعنے پس اگر تو ہو شک میں اُس سے جو اُتارا ہو ہمنے تیری طرف تو پوچھ اُنسے جو پڑہتے ہیں کتاب تجھسے پہلے والے (سورہ یونس) چونکہ رسول اللہ صلعم اُمی محض تھے کوئی کتاب نہ پڑھ سکتے تھے اور اگر پڑھ سکتے تو توریت عربی زبان میں نتھی بلکہ عبرانی میں تھی اس سبب سے حکم ہوا کہ پوچھ اُنسے اور جو شخص آپ توریت پڑھ سکتا ہو تو پوچھنے کی بہ نسبت یہ زیادہ بہتر ہو کہ وہ آپ توریت میں دیکھے مگر آجکل لوگ کہ اِن آیتوں سے تو انکار نہیں کر سکتے مگر توریت کے پڑھنے سے گھبراتے ہیں اُنکی مثال ایسی ہو کہ خط کو تو نہیں کھولتے صرف قاصد سے زبانی خبر پوچھتے ہیں یعنے بڑی تسلی کو چھوڑ کر ادنے تسلی کیطرف دوڑتے ہیں وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی تِسۡعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسۡـَٔلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الخ یعنے اور بالتحقیق ہمنے موسیٰ کو نو نشانیاں صاف دیں پس پوچھ بنی اسرائیل سے (سورہ بنی اسرائیل) اب دیکھئے کہ ان نشانیوں کا ذکر توریت میں بہت تفصیل کے ساتھ ہو اگر کوئی توریت سے خوب واقف نہو تو کیونکر یہہ تو گنوا سکے کیونکہ قرآن مجید میں اسرائیلی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہو پس ضرور ہو کہ انہیں کتابوں سے ثابت کیا جائے پوچھ بنی اسرائیل سے یعنے توریت کے پڑہنے والوں سے ورنہ اُنکی زبانی باتوں کا کیا اعتبار ہو سکتا ہو دوسرے یہہ کہ حضرت موسیٰ اُنہیں لوگوں کے درمیان تھے پس اُنہیں کی کتابوں سے اسکا ثبوت بہت مستحسن ہو اور یہاں بھی وہ ہی بات ہو کہ پوچھ اہلکتاب سے اسیطرح سورہ نحل میں ہو فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ پس پوچھ اہل ذکر یعنے اہل کتب الٰہی سے اگر نہیں جانتے ہو اور اسیطرح سورہ انبیا رکوع ابیں بھی ہو اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُدۡعَوۡنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحۡکُمَ بَیۡنَہُمۡ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ وَ ہُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۔ یعنے کیا تونے نہیں دیکھے وہ لوگ جنکو ملا ہو حصہ کتاب میں سے وہ بلاتے ہیں اللہ کی کتاب کیطرف تاکہ وہ فیصلہ کرے درمیان اُنکے پھر اُلٹے پھرے ایک فریق ہٹکر اور وہ منہہ پھیرنے والے ہیں (ال عمران) تفسیر حسینی میں ہو کہ روزے حضرت رسالت صلعم جمعے از یہود را باسلام دعوت کرد نعمان بن ابی اوفی گفت اے محمد من بانو در حضور علماے دین خود مناظرہ میکنم حضرت فرمود کہ ان صحیفہ را از توریت کہ مشتمل بر نعت وصفت من است بیارید و در میں محکمہ از اضم سازند ایشاں ازیں قول ابانمودہ آیات توریت را حاضر نکردند حقتعالے فرمودہ کہ ایشاں را بتوریت میخوانید ثُمَّ یَتَوَلّٰی پس روے میگردانند گروہے از ایشاں کہ رؤسا یہود ندو ایشاں اعراض کنندگانند از حق انتہیٰ یہاں سے مناظرہ کا قانون صحیح دانشمندونکو معلوم ہو جائیگا کہ رسول اللہ صلعم نے یہودیوں سے مناظرہ کے وقت قرآن مجید پیش نہیں کیا کیونکہ وہ اُسے نہیں مانتے تھے بلکہ اُنہیں کی کتاب منگوائی اب وہ لوگ جنہیں توریت و انجیل سے واقف کاری نہیں ہو کیونکر اپنے کسی دعوے کے ثبوت میں ایسی جرات کر سکتے ہیں اور جو لوگ اس سے بے پروا ہیں ثابت ہو کہ اُنہیں دین اسلام اور خدا اور رسول کے نام کی حمایت سے بھی کچھہ غرض نہیں ہو اور فعل رسول اللہ صلعم کو بھی پسند نہیں کرتے +

مراسلات

اسلام کیا ہے

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۰ء نمبر ۳۹)

کہ اے خدا ہم کو دے کیونکہ ہم نے دیا - اور ہم پر رحم کر کیونکہ ہم نے اوروں پر رحم کیا ہم نے تیرے احکام کامل طور پر مانے - تو اپنے وعدوں کو پورا کر - اب ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ سچے مسیحی کی تصویر میں بناوٹ انسانی اور ظاہری دینداری - (جو حقیقی مسیحی کے لئے زہر قاتل سے زیادہ بدتر ہے) کہانتک خدا کے احکام کے ہم پلہ ہے - ہم یہہ نہیں کہتے کہ یہہ باتیں بُری ہیں مگر یاد رہے - کہ اگر نجات ان باتوں پر منحصر ہے - تو عیسائی ہونے اور عیسائی کہلانے کی کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ سب باتیں اور قوانین انسان بغیر مسیحی ہونے کے بھی پوری کر سکتا ہے - اور بے دھڑک آسمان میں جا سکتا ہے -

ایک اور نئی بت پرستی اسی صدی میں ایجاد ہوئی یعنے صلیبی لکڑی کی تعظیم کی عید مقرر ہوئی یہہ وہ اصلی صلیب ہے جو کہ ہرا قلس نے ۶۲۸ء میں فارسیوں کو شکست دیکر حاصل کی جو چودہ برس پیشتر خسرو لے گیا تھا - نیز روم کا بڑا مندر جو سائبل اور دیگر بتوں کے لئے مشہور تھا اسوقت ہاتھ آگیا - اُسے پوپ بونی فس نے کنواری مریم اور اور مقدسوں کیلئے پاک اور مقدس کیا - اور سب بدمعاشوں اور لٹیروں اور خونیوں کے لئے گرجے پناہ گاہ ٹھہرے - اور سکھلایا گیا کہ وہاں کا پناہ یافتہ بری اور پاک ہے - واہ کیا بات ہے - چراغ تلے اندھیرا ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اے ناظرین آپکو معلوم ہو کہ خداتعالیٰ صرف آسمانی بادشاہت نہیں کرتا - بلکہ دنیا پر بھی وہی احکم الحاکمین ہے اور ہر ایک بادشاہت اور سرداری اُسکی طرف سے ہے کوئی دنیا کا کام ایسا نہیں ہوتا جو اسکی طرف سے نہو - اگرچہ خداتعالیٰ انسانوں کی روحوں کو فتویٰ دینا قیامت تک ملتوی رکھتا ہے - تو بھی دنیا کے قیام تک سخت بلائیں نازل کر کے قوموں اور گروہوں کی بدکاریوں خطاکاریوں کا بدلا دیتا ہے - کلام الٰہی کے اکثر مقامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طوفان بلائیں جنگ - وبا - قحط وغیرہ اکثر قوموں کی شرارتوں کے سبب دنیا پر آئے اور یہہ اسلئے تاکہ وے نیست و نابود ہو جاویں یا کمزور ہو جاویں -

پس اگر خداتعالیٰ دنیا کی تمام قوموں پر اس طرح حکومت اور بادشاہت کرتا ہے تو ایسا ہی وہ ظاہری کلیسیا پر حکمران ہے اسلئے مناسب ہوا کہ وہ اپنی غیرت کے باعث اس ریاکار جھگڑالو بت پرست قوم کو نیست و نابود کرے - اور بجائے اُسکے حقیقی کلیسیا متمکن ہو - سو اس گروہ کی سرکوبی کے لئے اسلام دنیا میں آیا جو حقیقتاً سب معتقدوں سے سچی کلیسیا کے لئے بہت ہی بھاری اور سخت مصیبت تھی - دانئیل نبی کے صحیفہ کے ۸ باب میں ایک پیشین گوئی یوں مرقوم ہے - جسکے پورے ہونیکے اندازتک کلیسیا پہنچ گئی تھی -

(دانئیل ۸ - ۹) اور اُن میں کے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب اور دلپسند سرزمین کی طرف نہایت بڑھگیا - اور وہ بڑھکر آسمان کی لشکروں تک پہنچا - اور اُس لشکر میں اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دیا - اور اُنہیں لتاڑا بلکہ اُسنے لشکر کے سردار تک اپنے کو بلند کیا - اور اُس سے دائمی قربانی اُٹھائی گئی - اور مقدس کا مکان گرایا گیا - سو وہ لشکر دائمی قربانی کے باب میں خطاکرنیکے سبب اُسے حوالہ کیا گیا - اور اُسنے سچائی کو زمین پر دے مارا اور وہ یہہ کرتا رہا - اور کامیاب ہوتا رہا -

اس عجیب رویا کی تعبیر دانئیل سے بسبب تقاضا بشریت نہوسکی اسلئے خداتعالیٰ نے جبرئیل امین کو اس عجیب اور نادر رویا کی تعبیر کے لئے بھیجا جبرئیل اسکی تعبیر یوں کرتا ہے کہ جب خطاکار لوگ حد تک پہنچینگے تو ایک بادشاہ تند خو اور صاحب فطرت برپا ہوگا یہہ بڑا زبردست ہوگا پر اسکی قوت اپنی استعداد سے نہوگی - اور وہ عجیب طرح سے قتل کریگا - اور بختاور ہوگا - اور کام چلاویگا - اور زور آوروں کو اور مقدسوں کو ہلاک کریگا - اور اپنی چترائی سے ایسا عمل کریگا کہ اسکی مکر کے منصوبے اسکے ہاتھ کے تلے خوب انجام پاوینگے - اور دلمیں گھمنڈ کریگا اور صلح کے وقت میں بہتیروں کو ہلاک کریگا - اور وہ بادشاہوں کے بادشاہ سے بھی مقابلہ کرنیکے لئے اُٹھ کھڑا ہوگا - پھر بغیر وسیلہ ہاتھ کے شکست پاویگا -

اب دیکھنا چاہئے کہ مفسر اسکی تعبیر کیا کرتے ہیں -

اسوقت (یعنے جسوقت خطاکار لوگ اپنی شرارت کے انجام تک پہنچینگے) تو ایک بادشاہ تند خو اور صاحب فطرت برپا ہوگا - اور بڑا زبردست ہوگا - اور اُسکی قوت اپنی استعداد سے نہوگی - اس فقرہ کا پچھلا حصہ یعنے اُسکی قوت اپنی استعداد سے نہوگی یہہ استعداد اسکو خداتعالیٰ کی جانب سے عنایت ہوئی تھی کیونکہ مسیح کی ظاہری کلیسیا کی ریاکاری و خطاکاری اور بدکاری بہت پھیل گئی تھی اور اُسکے بزرگ نام یہوواہ اور اُسکے مقدس کلام کی بہت بےعزتی اور حقارتی ہوتی تھی - اسلئے خداتعالیٰ نے اُس تند خو اور صاحب فطرت بادشاہ کو کلیسیا کی سزا دہی کے لئے برپا کیا - کہا گیا ہے کہ وہ تند خو اور صاحب فطرت ہوگا - اب ہم کو یہہ معلوم کرنا چاہئے کہ یہہ باتیں محمد صاحب میں پائی جاتی تھیں کہ نہیں - اور وہ صاحب فطرت ثابت ہوتا ہے کہ نہیں -

ناظرین جب لوگوں نے محمد صاحب سے مُہر نبوت پوچھی تو فوراً چالاکی اور دانائی سے کہدیا کہ (اور کہتے ہیں کیوں نہیں اُتری اُسپر کوئی نشانی اُسکے رب سے تو کہ اللہ کو قدرت ہے کہ اُتارے کچھ نشانی پران بہتوں کو سمجھ نہیں) - (سورہ انعام رکوع ۴ - آیت ۳۷) - اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تاکید سے اگر انکو ایک معجزہ پہنچے اللہ سے اسکو مان لیں - تو کہہ معجزہ اللہ کے پاس ہیں - اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو - کہ جب آویں گے تب بھی وے نہ مانینگے) (سورہ انعام رکوع ۱۳ - آیت ۱۰۹) (اور وے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو کہہ رکھا ہے کہ ہم یقین نہ کرینگے کسی رسول کا جبتک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ تو کہہ تم میں نہیں آچکے کتنے رسول مجھ سے پہلے معجزے لیکر اور یہہ بھی جو تم نے کہا - پھر کیوں قتل کیا تم نے اُنکو اگر تم سچے ہو - پھر اگر تجھے جھٹلاویں تو آگے تجھ سے جھٹلائے گئے بہت رسول جو لائے معجزے) - (سورہ آل عمران رکوع ۱۹) واہ صاحب واہ قربان ہوں آپکی نبوت پر - سوال از آسمان جواب از ریسمان - لوگ معجزہ دیکھنا چاہتے - آپ خواہ مخواہ قصور لوگوں کے سر پر رکھ لیتے ہیں +

(باقی آئندہ)

خبریں

زبان کاٹنے کے معجزے جا بجا ہونے لگے۔ خادم ہند لاہور دو کل خبروں میں لکھتا ہے کہ جمعہ کے روز ایک بنگالی نے زبان کاٹ کر کالی کی نذر کی۔ جو دو گھنٹے کے بعد درست ہو گئی۔ سامرت سری کی واقعات نے بہت شہرت حاصل کی۔ **آئندہ** اپر پرائمری کے پاس شدگان کو سرحدی پٹواری سکول میں داخل ہونیکی سند ملیگی۔ **آفت** زدگان پٹیالہ کی امداد کے لئے مہاراجہ نے ایک لاکھ روپیہ دیا۔ **شہزادہ** لیوپولڈ آسٹریا ہندوستان کی سیر کو آتے ہیں۔ **نظام** حیدرآباد نے گورنمنٹ کو جنگی امداد کی خاطر ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ ۳ سال کے لئے اپنی ریاست سے دینا منظور فرمایا۔ **ایوب خان** کی یعقوب خان کے ساتھ فرار ہونے سے پیشتر خط و کتابت تھی۔ **روس** ایوب کی امداد کے لئے تیار ہے۔ **کہتے** ہیں ایوب مر جائے تو جائے مگر ہرگز گرفتار نہ ہوگا۔ **وسط** الشیا کے شہر فلاڑال میں ایک سوا سالہ لڑکی ۲۴ روز سے بیہوش پڑی ہے۔ **بنارس** کا ریلوے پل ۳ ہزار ۵ سو ۲۲ فیٹ لمبا ۴۰ لاکھ کی لاگت سے ۵ برس ۴ ماہ ۱۱ دن میں تیار ہوا۔ اسپر ۳۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلائی گئی۔ **مہارانی** دلیپ سنگھ کی وفات کی وجہ مہاراجہ کی جدائی بیان کی گئی۔ **پونا** کے بیوہ خانہ کے لئے مسیحی عورت رمابائی یورپ و امریکہ میں چندہ جمع کر رہی ہے۔ **دہلی** میں محرم پر فوج و پولیس میں لڑائی ہوئی۔ **ڈیرہ** غازیخان و اسمعیلخان میں حضور قیصر ہند کا اعلان تخت نشینی دربار کرینگے۔ **بوجہ** مفلسی سرداران مدراس لیجسلیٹو کونسل کا بل کو نامنظور کرتے ہیں۔ **تازہ** جنگ غزنی میں امیر کی ۲ ہزار سپاہ نے شکست کھائی۔ **مہارانی** دلیپ سنگھ قاہرہ پیر جرمن مشن سے بیاہی گئی تھیں۔ اسی لحاظ سے دلیپ سنگھ ۱۰ ہزار روپیہ سالانہ قاہرہ مشن کو دیتے تھے۔ **انگلستان** میں تاکو کا رواج ترقی پذیر ہے۔ **سودیسیوں** کو ایک چشمہ ملا ہے جس میں ۴۰ لاکھ پونڈ مٹی کا تیل روز مرہ نکلتا ہے۔ **مسٹر** مکالف متنازع سیالکوٹ اخبار سول لاہور پر نالش کرنیوالے ہیں۔ **گورنمنٹ** ہند نے شاہ برہما کے تمام قرضخواہوں کو صاف جواب دیدیا کہ ہم اس کے ذمہ وار نہیں۔ **کوہاٹ** و بنوں کے رستہ پر لتر تبرّا دُسے آدم میل میدان پرت میں وزیریوں نے ٹپہ لوٹ لیا۔ اور سپاہیوں کو جو سوار تھے ایک کو مار ڈالا دوسرا سخت زخمی ہوا۔ درہ کوتل میں برف گرنی شروع ہو گئی۔ **ڈیرہ** غازیخان کی ایک عورت نے جنگل کے درمیان دو بلوچیوں کی جو اسپر چڑھ آئے ہوئے خوب ہی مرمت کی مار مار کر بیہوش کر دیا۔ **انبالہ** گزٹ کی اس تحریر پر جو پٹیالہ کے دو کروڑ قرض کی نسبت ہے سب اخبارات حیران ہیں۔ تعجب ہے کہ پٹیالہ اخبار اور رفیق ہند لاہور خاموش ہیں۔ ضرور گمبھیر معاملہ ہوگا۔ **ڈیرہ** غازیخاں میں ایک لڑکا استاد کے خوف سے مدرسہ جاتے وقت راستہ میں پھانسی لگا کر مر گیا۔ **لاہور** میں محصول چنگی قند سیاہ پر ۲ ر فی روپیہ ہے۔ **قلعہ** دہلی کی مضبوطی سرگرمی سے کیجارہی ہے۔ **غمخوار ہند** لاہور کو اس بات کا غم پڑ گیا ہو کہ پیشتر دیسی کرسچن سلویشن آرمی میں بھرتی ہو کر ہند میں آئے۔ قاضی جی دبلے کیوں شہر کے اندیشے سے۔ **گورنمنٹ** انگریزی میں تجویز ہے کہ آئندہ سرحدی معاملات میں نامہ بر کبوتروں سے کام لیا جاوے۔ **کہتے** ہیں کہ شاہ فارس بھی روس کے ساتھی ہیں۔ **حضور** قیصر ہند اب آئندہ و بول سکتی ہیں۔ **جنرل** رابرٹس کمانڈر انچیف افواج ہند نے لارڈ کا خطاب نامنظور کیا۔ **پٹیالہ** اخبار شاکی ہے کہ اسکا کوئی مضمون سفیر ہند دہلی نے چرا لیا اور پتہ نہیں دیا۔ **فارس** کے مشہور شاعر احمد آفندی نے ۱۰۰ برس کی عمر میں وفات پائی۔ **لندن** میں ریفورم لال بخار کا بہت زور ہے۔ **روس** کا مذہبی مشن ابی سینیا میں پہنچ گیا۔ **بمبئی** میں کتوں پر مجلس قائم کیا گیا۔ **بقول** اخبار عام شہر پناہ امرتسر مسمار کر دیجاویگی۔ **روسی** اخبارات لکھتے ہیں کہ ۲ ہزار روسی علما ہرات میں ہیں۔ اور وہاں بغاوت کے آثار ہیں۔ اسلئے اسکی حفاظت کرنا لازمی ہے۔ **روسی** اخبارات کے مستقل نامہ نگار ہندوستان میں قائم ہونگے۔ **بقول** دوست دہلی میونسپل کمیٹی دہلی نے چھ ہزار روپیہ کنوؤں کی صفائی گویا کنوؤں میں پھینک دیا۔ صفائی خاک نہوئی۔ **امرتسر** کی دری ساز کمپنی ٹوٹ گئی۔ **بنگال** سنٹرل ریلوے کی میل ٹرین میں تاریں کے تیل سے آگ لگی۔ کئی مسافر آ گئے اور مر گئے۔ **ولیم** پینٹو نامی ایک گورہ نے ایک ترجمان کو مار ڈالا۔ اور بری ہو گیا۔

لاہور میں ابھی تک سینہ کی شکایت ہے۔ **بنگلور** کا محمدی اخبار جو تھوڑے عرصہ سے بند ہو گیا تھا۔ اپنے مسلمان نادہند خریداروں کی جان کو روتا ہوا اور ہنسکے ٹٹولتا ہوا ۵ محرم الحرام کو پھر جاری ہو گیا۔ کیا خوب قیمت وصول کرنیکے طریقے یاد ہیں۔ **تو** برا آدمیوں سے حسد مت کر اور اُنکی صحبت کی خواہش مت رکھ۔ کیونکہ اُنکے ہونٹ ہلاکت کی فکر کرتے ہیں۔ اور اُنکے لب زیانکاری کا چرچا کرتے ہیں۔ دانائی کے باعث سے گھر بنایا جاتا ہے۔ اور فہمید کے سبب سے اُسکو قیام ہوتا ہے۔ (امثال ۲۴-۳) **یکم** اکتوبر ۱۸۸۶ء سے ۲۰ اگست ۱۸۸۷ء تک ۲۸۸۷۰۷۰ تھیلے گیہوں کے ممالک وسطی سے باہر گئے۔ ہر ایک تھیلے میں اڑھائی من گیہوں تھی۔ اس سے گرانی کا حساب لگا لیجئے۔ **منشی** شرف الدین تحصیلدار شملہ بتقدمہ غبن معطل کیا گیا۔ اور اُسکے نام عدالت فوجداری سے وارنٹ گرفتاری جاری ہو گیا۔ مگر اُسکا پتہ نہیں لگتا۔ **جارجیا** واقع امریکہ کی کونسل قانونی نے ایک قانون پاس کیا ہے کہ کالے گوروں کو بھی تعلیم دینا جرم میں داخل ہوگا۔ جو اسکے خلاف کریگا ہزار ڈالر جرمانہ اور چھ ماہ قید کا سزایاب ہوگا۔ **اخبار** امریکن اگریکلچرسٹ لکھتا ہے کہ وہاں ایک درخت گیس کا ظاہر ہوا ہے جس سے گیس پیدا ہوتا ہے ثبوت یہ ہے کہ دیاسلائی درخت کے نیچے جلاؤ۔ تو گیس جلنے لگیگی۔ **کالیفورنیا** میں ووڈ موز نامی ایک درخت دنیا میں سب سے بڑی عمر کا بتلایا جاتا ہے۔ **آئرلینڈ** کی حالت ابتری ہے۔ گورنمنٹ نے لبرل پارٹی کے قانون نہ ماننے سے کنزرویٹو قوانین سے بہت خرابی پیدا کر لی ہے۔ سخت سخت قوانین بنائے۔ وہاں کچھ تاثیر نہیں۔ **مدراس** میں چماروں کی عورات کو دائیوں کا کام سکھلانے جانیکا انتظام ہو رہا ہے۔ **کمی** آمدنی محصول افیون سے سرکار کو کچھ تردد ہے۔ افیونیوں کے لئے انعام مقرر کرنا چاہئے یا افیونی ٹکس سے بری کر دئیے جاویں۔ **دلباری مل** نام کوئی شخص ہندوستانی سائبیریا ملک روس میں مر گیا ہے۔ اُسکے وارثوں کی تلاش ہو رہی ہے۔ لیکن ابتک کوئی نہیں ملا۔ غالباً کچھ مال و اسباب متوفی کا علاقہ روس میں ہوگا جسکے لئے اُسکے ورثا کی تلاش ہے۔ **روسی** اخبار کا نامہ نگار رایم مکلس نوٹریج ۸ ستمبر کو لاہور میں داخل ہوا کسی ہوٹل میں مقیم ہے۔ **جرمن** کے شہنشاہ نے فرانسیسی لڑکے کا جو اُنکے

کے اندر قید ہو گیا تھا۔ براہ ترحم شاہانہ قصور معاف کیا۔ اور وہ رہا کیا گیا۔

بنگال ریلوے جات پر بھی حادثات کا ایک سلسلہ وقوع میں آیا ہے۔

آئرلنڈ کے مسٹر او برائن کو بروز جمعرات یعنی ۳۰ ستمبر مجسٹریٹ کے روبرو طلب کیا تا کہ نیشنل لیگ کی اُن شاخوں کی جنکو قانوناً بند کیا گیا ہے کارروائی اخبار یونائیٹڈ آئرلنڈ میں شائع کرنیکے الزام کی جوابدہی کریں۔ **پارلیمنٹ** نے نیشنل لیگ آئرلنڈ کو قانوناً بند کر دیا۔

کرسچن بورڈنگ سکول بٹالہ سے ابناش چندر گھوس پنجاب یونیورسٹی کے امتحان داخلہ کے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوا +

پانچ خونی ملزم جیلخانہ پشاور سے رات کو نقب لگا کر بھاگ گئے۔ آج تک اُنکا بالکل پتہ نہیں ملا۔ پولیس سراغ لگانے میں سرگرم ہے +

مرزا خان سوداگر پشاوری جو ۹ ماہ سے کابل میں قید تھا بحکم امیر کابل میں پھانسی دیا گیا۔ اُسکی کل جائیداد معہ اسی ہزار روپیہ نقد کے ضبط ہو کر داخل خزانہ سرکاری ہوئی۔ یہ شخص بڑا مالدار تھا۔ اور ہمیشہ امیر کے ساتھ تجارتی داد و ستد رکھتا تھا +

اخبار عام یکم اکتوبر لکھتا ہے کہ بابو چندر ناتھ گھوش کرسچن میں بمقدمہ چوری گرفتار ہوئے۔ آپ علاوہ ڈاکٹر کے میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں۔ مقدمہ دھوم دھام کا ہے جنہوں نے اظہار دئے ہیں کہ وہ ہمارے شریک ہیں +

مہر نیمروز بجنور بحوالہ پنجابی لکھتا ہے کہ یوم جمعہ ۹ ستمبر ۱۸۸۷ء جامع مسجد شیخ خیر الدین صاحب سوداگر مرحوم امرتسر میں مشہور مناد مسیحی اجیل سنگھ معہ اپنی بی بی نہالی کے شرف باسلام ہوا۔ اجیل سنگھ کا نام شیخ عبد الحق رکھا گیا۔ اور نہالی کا نام آمنہ۔ یہ صاحب عرصہ ۱۴ سال تک مسیحی رہے +

نور افشاں یہ شخص مذہبی تھا۔ مدت تک مسیحی مناد رہا۔ چونکہ اُسپر ایک سخت گناہ کا تعدد ثابت ہوا تھا۔ کلیسیا سے خارج کیا گیا کیونکہ مسیحی کلیسیا ایسے شخصوں کی (اگر خواہ کوئی گناہ ثابت ہو جاوے) روادار نہیں۔ اُسوقت اُسکے پاس کوئی بیوی نہ تھی۔ یہ نہالی نہ معلوم کہاں سے پیدا ہو گئی۔ پس جو مسیحی کلیسیا کے لائق نہیں۔ البتہ محمدیوں کے لائق ہے کیونکہ اُنمیں ایسی گنجائش ہے۔ ایسا ہی فتح گڑھ ضلع گورداسپور میں واقع گذرا +

حساب لگایا گیا ہے کہ پنجاب میں اوسط آمدنی ہر ایک شخص کی فی کس ۵ روپیہ ہوتی ہے اور خرچ فی کس ۵ روپیہ۔ اسکا نتیجہ ایکدن یہ ہوگا کہ اور اضلاع کی طرح پنجاب بھی قحط سے معمور کام آکریگا۔ کاش فضول خرچی سے ہاتھ اُٹھاویں +

راوی لاہوریوں لکھتا ہے کہ یورپ میں اخبارات کے ایڈیٹر بڑے بڑے معزز لوگ مقرر ہوتے ہیں۔ نہ کہ ہندوستان کی طرح جنکو روٹی کھانیکو نہ ملی۔ سبزتن بیچنے پر نوبت پہنچی تو ایک چرخہ چلا کر اخباری رشتہ سے ریاستی کاسہ گدائی شروع کر دی۔ اور ایڈیٹری والا جھنڈا ہاتھ میں لے لیا۔ ...... کل جماعت کو ہی بدنام کیا۔ کنکوف کی جگہ ماسکو گزٹ کا ایک گورنر جنرل ایڈیٹر مقرر ہوا ہے۔ ...... بیچک واقع بلغاریہ کے ایک اخبار نے جرمن کی وائس کونسل کی ہتک کی تھی۔ جرمن نے ٹرکی سے اُسکے تدارک کے لئے مع آہنی جہازوں کو آبنائے ڈارڈنلز سے گذرنے کی اجازت مانگی۔ لیکن ٹرکی نے اخبار مذکور کو بند کر کے جرمنی کا غصہ فرو کیا +

سول اینڈ ملٹری گزٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ امرتسر میں ایک شخص نے زبان کا ٹکڑا آگ میں ڈالا تھی۔ اب وہ شخص کہتا ہے کہ میری زبان دیوی کی خشکتی سے لگ گئی۔ اس بہانے اُسکو معقول چڑھاوا لوگوں سے ملتے ہیں۔ شاید اور بھی کئی وہمی شخصوں نے اسی صورت عمل کیا ہے

امیر نے اپنے نائب کابل سے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ نقد مانگے ہیں۔ اور وہ ایسا تنگ ہے کہ امیر کی اس درخواست کو پورا نہیں کر سکتا

ضلع بامیاں کے باشندوں نے امیر کے غلہ خانہ بامیاں کو لوٹ لیا۔ اور جو نوکر اُسکی نگرانی پر متعین تھے اُنکو بھی مار ڈالا یہ ایوب خان کے بھاگ جانیکا نتیجہ ہے +

مونٹیور پلمبناف جو روسی اخبار نووی وریمیا کا علی الدوام ہندوستانی نامہ نگار بنکر ہندوستان میں آنیوالا ہے۔ زبان اُردو میں خوب ماہر ہے۔ مونٹیور کنگاف کے بعد یہ صاحب آئے۔ اب دیکھیں کسکی باری آئیگی +

تمام صاحبان ڈپٹی کمشنر کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے اپنے ماتحت میونسپل کمیٹیوں کو سخت تاکید فرمائیں کہ جب بورڈ سکولوں میں کوئی اسامی خالی ہوا کرے۔ فوراً اُسپر دوسرا شخص مامور کر دیا کریں +

خونریزی افغانستان میں جابجا ہو رہی ہے۔ ہزاروں انسان اسمیں مارے گئے۔ امیر صاحب کے ساٹھ گھوڑے ایک جنگ میں مقتول ہوئے۔ ساٹھ نفر پیادے باغیوں نے قید کر لئے ۱۴ ستمبر کی لڑائی میں دو توپ امیر صاحب کی باغیوں نے چھین لیں۔ قطع و قندھار کا راستہ بند ہے۔ افغان مسافروں کو لوٹ رہے ہیں۔ تجاروں پر جبر کیا جاتا ہے کہ بدخشاں کو جائیں پہلے کابل دو میں تب ہندوستان کا قصد کریں۔ کافرستان میں بدستور خونریزی ہو رہی ہے +

سردار ایوب خان کی بابت نووی وریمیا روسی اخبار کا بیان ہے کہ یہ بات ناممکن ہے کہ سردار موصوف اب گرفتار ہو جائے۔ اور سلطنت ایران جبوقت کہ ایوب خاں ہرات میں پہنچ جائے کچھ تعلق حالات سے نہیں رکھتے جو وہاں واقعہ ہوں۔ اور وہ واقعات کچھ باعث ناخوشی سرکار روس کا نہیں ہونگے۔ ایوب خان ہرات میں پہنچکر سرکار روس سے اپنے ملک افغانستان کی حفاظت کا خواستگار ہوگا۔ ایسے اصولوں پر جیسے کہ ریاست بخارا اندر [illegible] +

لودیانہ

سننے میں آیا ہے کہ چند روز ہوئے ایک قیدی جیلخانہ سے فرار ہوگیا۔ پتہ ندارد +

تھوڑے عرصہ سے یہاں قماربازی کا بہت زور ہے کھیلنے والے ایسے نڈر اور بےخوف ہوکر کھیلتے ہیں کہ گویا انکے دیکھنے والا کوئی نہیں مگر خفیہ پولیس بھی ہر وقت ایسوں ہی کی تاڑ میں لگی رہتی ہے یہ بھی اپنی طرف سے خوب ہوشیاری کرتے۔ اور اپنی خفیہ پولیس کے ذریعہ خبردار ہوجاتے۔ ذرا اشارہ پر یہ جا وہ جا۔ مگر بکرے کی ماں کب تک خیر مناوے اس ہفتہ دفعتاً ایک ہی مکان سے ۲۰ آدمی گرفتار کئے گئے۔ اور مجسٹریٹی میں ڈالی گئیں ان گرفتار شدوں میں ایک صاحب محافظ دفتر بھی ہیں کیفیت اس معاملہ کی اسطرح سننے میں آئی ہے کہ محافظ دفتر صاحب قماربازوں کو خاص اپنی حفاظت میں اپنے مکان پر بلواتے تھے اور وہ بےخوف یہاں کھیلتے۔ غالباً اس خیال سے کہ خود محافظ صاحب سرکاری آدمی ہمارے محافظ ہیں۔ تو پھر کاہیکا ڈر۔ بموجب مثل سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہیکا۔ محافظ صاحب کی ضروری حفاظت کی آنکے ساتھ کچھ سوتی تھی وہ اپنے ٹکے کھرے کر لیتے تھے۔ پولیس بھی بذریعہ مخبران اس سے مطلع ہوئی اور آخر ہو محافظ صاحب گرفتار ہوئے۔ فی الحال ضمانت پر رہا ہیں +

ایک ہندو پنڈت اس ہفتہ امرتسر سے آیا اُنے مورتی پوجا اور وید مذہب پر شہر میں لیکچر دیا۔ عاریہ صاحبان بھی سننے کو حاضر تھے افسوس کہ ہم علالت طبع کے باعث حاضر نہو سکے۔ مگر سننے میں آیا ہے کہ ویدوں سے اُنے مورتی پوجا کو ثابت کر دیا۔ اور کسی **عاریا** نے اُنسے بحث نہیں کی۔ ایک ہندو دوست کا بیان ہے کہ کئی ایک جنکا ایمان مورتی پوجا سے پھر رہا تھا پھر کر اپنے سناتن دھرم پر قائم ہوئے +

مورتی پوجا کو ہم تو سخت گناہ سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ اپنی کتاب کو الہامی پیش کرتے اور کہتے ہیں کہ اسمیں مورتی پوجا نہیں۔ اور اُسی میں سے اُنکے پنڈت بخوبی ثابت کرتے ہیں۔ تو پھر نہ معلوم کس تنخی پر وحدانیت کے قائل ہیں۔ اور سوائے اسکے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ وے اپنے آپکو دھوکا دیتے ہیں ویدوں سے بت پرستی آشکارا ہے **عاریو!** ویدوں میں نجات نہیں نجات کا طریقہ صرف الہی کل دنیا کیلئے ہے اور وہ یہ ہے عیسےٰ نے کہا "**راہ** اور **حق** اور **زندگی** میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ (خدا) پاس نہیں آسکتا"

رابرٹ میکل بھی ایک عیسائی سادھو اہتمع ہندوستان کیطرف سے یہاں جاری ہوا ہے یہ شخص پونا کا رہنے والا ۳۰ برس سے فقیر ہے ڈاکٹر میری ہچل صاحب سے اس شخص نے بپتسما پایا۔ سرکاری نوکری میں بھی کچھ مدت ملازم رہا۔ بالیاقت آدمی ہے۔ مگر چونکہ وہ کام اُسکی طبیعت کے خلاف معلوم ہوا۔ اسلئے مشن کی ملازمت اختیار کی۔ اسمیں بھی وہ آزادی سے خداوند کے نام کی بشارت نہ دے سکتے تھے۔ وہ کام بھی چھوڑکر فقیری اختیار کی۔ ۳۰ برس سے آزادانہ زندگی بسر کرتے ہیں سوائے بشارت انجیل کے کوئی کام نہیں رکھتے۔ کسی سے سوال نہیں کرتے۔ وہ لوگ (خصوصاً مسیحی) جو اپنی تنگی کی حالت میں اپنی قسمت کو رویا کرتے ہیں اس سے سبق سیکھیں۔ "پہلے خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں تمکو ملینگی" خداوند اپنے بندوں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ وہ بھوکا اور ننگا کبھی نہیں رہا۔

سٹرویلی کے مکان پر مسیحی بھائیوں کے سامنے سادھو موصوف نے محبت پر مختصر سی تقریر کی جو نہایت مؤثر تھی کل تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ مسیحیوں کی دنیوی تنگی کا صرف یہی باعث ہے کہ وہ خدا سے محبت نہیں رکھتے۔ تقریر اور دعا کے وقت سیل اشک آنکھوں سے برابر جاری تھے جب بھائیوں نے اُنسے درخواست کی کہ آپ ہمسے کچھ اپنی رفع حاجات دنیوی کیلئے قبول فرماویں۔ تو اُنے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے پاس سب کچھ ہے۔ میرا لباس اور میری خوشی یہی ہے کہ جو باتیں میں نے عرض کیں۔ اگر وہ سچ ہیں تو آپ اُنپر عمل کریں بس میں اور کچھ نہیں چاہتا۔

بازار میں بھی منادی کی۔ اب وہ امرتسر کیجانب تشریف لیگئے ہیں۔ افسوس ہے کہ گو وہ کامل انسانوں میں ہیں جب پرائیوٹ طور پر اُنسے گفتگو کی۔ اور اثنائے گفتگو میں سلویشن آرمی کا ذکر کیا تو سادھو صاحب نے فرمایا کہ میں اُنسے نفرت رکھتا ہوں کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں ہمنے پوچھا کہ کیا جھوٹ۔ تو فرمایا کہ وہ کامل ہونیکے معتقد ہیں ہمنے کہا کہ متھوڈسٹ کا بھی تو ایسا ہی عقیدہ ہے۔ جواب دیا کہ وہ بھی جھوٹ بولتے ہیں ہمنے کہا کہ ہرگز نہیں یہ جھوٹ نہیں یہ صرف سمجھ کی غلطی ہے جو غلطی اتفاقاً ہو اسکو ہم کیونکر جھوٹ کہہ سکتے ہیں یہ بیجا آپکی زبردستی ہے۔ آخر اُنھوں نے کچھ مان بھی لیا کچھ ضد بھی کی۔ ہماری دعا ہے کہ جہاں کہیں وہ جاویں خدا اُنکے ساتھ ہو اور اُنکی مدد کرے

گذشتہ امتحان پنجاب یونیورسٹی میں یہاں کے گورنمنٹ سکول کا انگلش مڈل کا طالبعلم کل پنجاب میں اول نمبر رہا یہ مسٹر بیکر صاحب ہیڈماسٹر کی محنت جانفشانی کا نتیجہ ہے

غزل

از تصنیف طالب الدین متخلص طالب کرسچن بورڈنگ سکول لودیانہ

دنیا کے خوبرویوں میں مطلق وفا نہیں
زیرا کہ خوبروئی سے واقف ذرا نہیں
کرتے ہیں خاص لقب سے اُنکی طرف خطاب
اُن میں قیام اور قرار و بقا نہیں
خوبی و حسن پاک سے واقف وہ کیوں ہوئے
جنپر کہ روح پاک کا پرتو پڑا نہیں
عیسےٰ ہے اپنا موجد مہر و وفا و رحم
جس میں عتاب جور و جفا و دغا نہیں
یوسف ہزار جان سے اُس گل پہ ہے نثار
ہمسر ہمارے یار کا کوئی ہوا نہیں
کرتا ہے سرو قمری خط اُسپہ جاں فدا
جس سرو کا کہ سرو سہی خاکپا نہیں +
جس کے درخت نور کا ہو مہر خوشہ چیں
لاریب اُسکے نور کی کچھ انتہا نہیں
جنت میں اُس کے واسطے مطلق نہیں جگہ
جو شخص نام عیسےٰ پہ دل سے فدا نہیں
کیونکر کھڑا رہیگا خدا کے حضور وہ
جسنے کہ اُسکے فضل پہ تکیہ کیا نہیں
دنیا کے کل مزے کوئی حاصل کرے تو کیا
عیسےٰ بغیر زیست کا مطلق مزا نہیں
طالب ہو اُسکے فضل کے دیتا ہے مفت وہ
کب کسنے مانگا اُس سے کہ اُسنے دیا نہیں

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا